

205055 - مضاربت میں شریک دو افراد زکاة کیسے ادا کریں گے؟

سوال

سوال: میری اور ایک دوسرے آدمی کی مشترکہ دکان ہے، سرمایہ اس کا ہے اور میں دکان چلاتا ہوں، پہلی بات جب سالانہ حساب کتاب ہوا تو وہ ایک سال تین ماہ بعد ہوا تھا، اسی حساب سے مطلوبہ مقدار سے زیادہ زکاة بھی ادا کر دی گئی، اسی طرح دوسری بار بھی ایک سال تین ماہ بعد حساب کتاب کیا، تو اب اڑھائی سال گزر چکے ہیں اس کی زکاة کا حساب کیسے لگائیں، اور ہمیں اس دکان سے منافع بھی ملا ہے، تو اب زکاة کا حساب کیسے لگایا جائے گا؟ یہ بات واضح رہے کہ میں نے گزشتہ سال حساب کتاب کے بعد مطلوبہ مقدار سے زیادہ زکاة ادا کی تھی۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جو شخص نصاب کا مالک ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے تو فوری زکاة ادا کرنا واجب ہے، اور کسی شرعی عذر کے بغیر تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔

پہلے اس بارے میں سوال نمبر: (87518) میں گفتگو گزر چکی ہے۔

چنانچہ سال مکمل ہونے کے تین ماہ بعد تاخیر کیساتھ زکاة ادا کرنا جائز نہیں ہے، لہذا آپ اپنے سالانہ حساب کتاب کیلئے ایک سال کی میعاد رکھیں، تا کہ اسی وقت زکاة کی ادائیگی بھی ہو سکے، اور اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر آپ سالانہ حساب کتاب سے پہلے ہی سال مکمل ہونے پر زکاة ادا کر دیں، اور اس کیلئے ظن غالب کے مطابق زکاة ادا کر دیں جس سے آپ کو یہ تسلی ہو کہ ہم نے زکاة ادا کر دی ہے، اور جب سالانہ حساب کتاب کا وقت آئے تو اپنی ادا شدہ زکاة چیک کر لیں، اگر پوری ادا ہو چکی ہو تو ٹھیک ہے بصورتِ دیگر آپ بقیہ زکاة بھی ادا کر دیں۔

اور اب آپ کو اڑھائی سال گزر چکے ہیں اور دو بار زکاة بھی ادا ہو چکی ہے، چنانچہ آئندہ یعنی تیسرے سال کی زکاة کی ادائیگی کیلئے درج ذیل تفصیل پر عمل کریں: چھ ماہ کے بعد زکاة ادا کریں، اور اس سال سالانہ حساب کتاب چھ ماہ کے بعد ہی کر لیں، تا کہ آئندہ ہر سال کیلئے آپ کو آسانی ہو جائے، یا پھر سالانہ حساب کتاب سے پہلے ہی جب آپ کو تین سال مکمل ہوں اسی وقت زکاة ادا کر دیں اور گزشتہ طریقہ کار کے مطابق عمل کریں۔

دوم:

آپ نے پہلے اور دوسرے سال کی زکاة ادا کر دی ہے اور اس طرح آپ زکاة کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو گئے ہیں، تاہم جو اضافی رقم آپ نے ادا کی ہے وہ نفل صدقہ ہے کل قیامت کے دن آپ کو اس کا مکمل ثواب ملے گا۔

لیکن اگر اس اضافی رقم کے بارے میں آپ نے یہ نیت کی تھی کہ یہ آئندہ سال کی زکاة کا پیشگی حصہ ہے؛ تو آپ اس اضافی رقم کو آئندہ سال کی زکاة میں شامل کر سکتے ہیں۔

اس بارے میں مزید کیلئے سوال نمبر: (50801) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

تیسرے سال اور آئندہ آنے والے سالوں کی زکاة کے بارے میں مزید وضاحت یہ ہے کہ سرمایہ کار [یعنی آپ کے شریک ساتھی] کے رأس المال اور حاصل شدہ نفع دونوں کو جمع کر کے پورے مال کی زکاة ادا کی جائے گی۔

جبکہ اس شراکت میں محنت کرنے والے [یعنی آپ] کی ملکیت میں نفع اسی وقت آئے گا جب حساب کے بعد اسے تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ جب آپ اپنا حصہ وصول کر لیں تو اسی دن سے زکاة کا سال شروع ہو جائے گا، بشرطیکہ وہ نصاب کے برابر ہو یا دیگر نقدی وغیرہ ملانے سے اس کا نصاب پورا ہوتا ہو، چنانچہ سال پورا ہونے پر اس میں سے زکاة ادا کریگا، تاہم اگر سال پورا ہونے سے پہلے ضروریات میں خرچ ہو جائے تو اس پر زکاة نہیں ہے۔

یہاں فرق یہ ہے کہ رأس المال کا مالک نفع ملتے ہی رأس المال سمیت پورے مال کی زکاة ادا کریگا، جبکہ مضاربت میں محنت کرنے والا سال گزرنے کے بعد زکاة ادا کریگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ رأس المال کا نفع رأس المال کے تابع ہے، جبکہ مضاربت میں محنت کرنے والے نے اس شراکت میں سرمایہ لگایا ہی نہیں ہے کہ اس کا نفع بھی اس کے سرمائے کے تابع ہو۔

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"[مثال کے طور پر] اگر کوئی کسی شخص کو 1000 [روپے] مضاربت کیلئے دے، کہ منافع نصف نصف ہوگا، تو سال گزرنے کے بعد یہ 3000 ہوگئے تو رأس المال کا مالک 2000 کی زکاة ادا کریگا؛ کیونکہ تجارت کے نفع کیلئے زکاة کا وہی سال ہوگا جو رأس المال کا ہے۔۔۔"

جبکہ محنت کرنے والا شخص جب تک اپنا حصہ وصول نہ کر لے تو وہ سال گزرنے سے پہلے زکاة ادا نہیں کریگا [چنانچہ نفع وصول کر کے سال شمار کرنا شروع کریگا]۔

امام احمد سے صالح اور ابن منصور کی روایت کے مطابق صراحت موجود ہے کہ: جب دونوں حساب کتاب کر کے منافع تقسیم کر لیں تو مضاربت میں محنت کرنے والا شخص نفع وصول کرنے کے دن سے زکاة کا سال شمار

کرنا شروع کریگا، کیونکہ اب اسے اپنے مال کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کا اس میں کتنا حصہ ہے، ویسے بھی اگر اس کے بعد مضاربت میں خسارہ ہو جائے تو وہ صرف رأس المال کے مالک کے کندھوں پر ہی ہوگا۔

"جب نفع تقسیم کر لیں" کا مطلب یہ ہے کہ نفع کی تقسیم عام طور پر حساب کتاب کے بعد ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نفع تقسیم ہونے کے بعد اگر خسارہ ہو جائے تو یہ سارا خسارہ رأس المال کے مالک پر ہوگا، کیونکہ نقصان نفع تقسیم ہونے کے بعد ہوا ہے "انتہی
"المغنی": (4/160-160)

[اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ: حساب کتاب کے بعد نفع تقسیم ہو جائے، اور مضاربت میں محنت کرنے والا اپنا حصہ لے جائے، پھر کہیں خسارہ ہو تو یہ خسارہ صرف رأس المال کے مالک پر ہوگا، جبکہ محنت کش اس خسارے میں سے کسی بھی چیز کا ذمہ دار نہیں ہوگا؛ کیونکہ یہ خسارہ نفع تقسیم ہونے کے بعد پیدا ہوا ہے۔]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مضاربت میں محنت کش کے نفع پر [اسی وقت] زکاۃ نہیں ہوگی؛ کیونکہ اس منافع کی وجہ سے رأس المال محفوظ ہوا ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ: آپ نے کسی شخص کو ایک لاکھ رقم تجارت کیلئے دی، تو اسے 10000 نفع ہوا، مالک کو اس نفع میں سے آدھا ملے گا اور محنت کش کو 5000 ملے گئے، اب محنت کش کے 5000 میں زکاۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ اس 5000 کے تجارت میں تلف ہونے کا عین خدشہ تھا، یہی وجہ ہے کہ اگر تجارت میں خسارہ ہو جاتا تو محنت کش کو کچھ بھی نہ ملتا، تاہم رأس المال کے مالک کو ملنے والے نفع میں فوری زکاۃ ہوگی، کیونکہ یہ نفع رأس المال کے تابع ہے، اس لئے سرمایہ کار کے سرمائے اور نفع دونوں میں زکاۃ ہوگی" انتہی
"الشرح الممتع" (6/17)

واللہ اعلم۔